

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوانح حیات

قطب راجپور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راجپور



مرتبہ سید شاہ اشرف دنا حسینی

سوانح حیات

قطب راچنور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راچنور

شان شمس عالم

۸۹۲

ترتیب: مولانا سید شاہ اشرف رضا حسینی اشرفی
متمولی و سجادہ نشین (۱۷) پارگاہ حضرت قطب راچنور

ناشر: شمس عالم انجیو کیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ اندرون قلعہ راچنور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بحمده و نصلی و سلم علی رسولہ الکریم

سلسلہ نسب

مولائے کائنات حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید زید شہید رضی اللہ عنہ

حضرت سید علی اصغر رضی اللہ عنہ

حضرت سید حسین اصغر رضی اللہ عنہ

حضرت سید حسن رضی اللہ عنہ

حضرت سید حسین رضی اللہ عنہ

حضرت سید یحییٰ رضی اللہ عنہ

حضرت سید عمر رضی اللہ عنہ

حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ

حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت سید حسین رضی اللہ عنہ

حضرت سید زین الدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید شرف الدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید سراج الدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید زید رضی اللہ عنہ

حضرت سید یحییٰ رضی اللہ عنہ

حضرت سید احمد رضی اللہ عنہ

حضرت سید خضر رضی اللہ عنہ

حضرت سید جہانگیر حسینی رضی اللہ عنہ

قلب الاقطاب حضرت سید شاہ چنہا حسینی قدس سرہ گوکی شریف

قلب دہانچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ دہانچور

سلسلہ خلافت

خواجہ خواجگان خواجہ بند غریب نواز رضی اللہ عنہ امیر شریف

حضرت خواجہ قلب الدین بختیار رضی اللہ عنہ دہلی

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ پاک پٹن شریف

حضرت سراج الدین عثمان کجراتی رضی اللہ عنہ کجرات

حضرت علاؤ الدین چنڈوی بنگالی رضی اللہ عنہ چنڈوہ (بنگال)

غوث الاحباب مخدوم حضرت سید شاہ اشرف جہانگیر سمانی قدس سرہ کچھوچھا شریف

حضرت شیخ سعد الدین دہلوی قدس سرہ گلبرگہ شریف

حضرت شیخ عارف بن ضیاء الدین قدس سرہ گلبرگہ شریف

قلوب الاقطاب حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہ کوکی شریف

قلوب رانچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ رانچور

اجداد کرام کی مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف آوری

قلوب رانچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ رانچور کے اجداد

کرام میں حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ بن حضرت سید یحییٰ رضی اللہ عنہ نے چوتھی

سدی ہجری کے اوائل میں مدینہ منورہ سے عراق کا قصد فرمایا یہ وہ زمانہ تھا جس

میں زیادہ سے زیادہ اولیائے کرام نے عجم کا رخ فرمایا تھا اور اشاعت اسلام کے

لیے سب سے پہلے عراق کی سرزمین کو منتخب کیا تھا حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ نے

عراق پہنچ کر اس علاقہ میں اپنے اجداد کرام کا فیض پھیلا یا آپکی اولاد بصرہ وغیرہ

میں پھیل گئی اور عراق میں ہر طرف اس خانوادہ کے اولیائے کرام سے دین اسلام

کی کرنیں چمک گئیں اسطرح آپکے سلسلہ کے اولیائے کرام پانچویں صدی ہجری

میں ایران پہنچے اور یہاں پر جم اسلام کو بلند فرمایا آج بھی عراق اور ایران کے

مختلف علاقوں میں ان اولیائے کرام کی بارگاہ ہیں مرجع جن و بشر ہیں۔ قلوب

راپنچر حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ کے اجداد کرام میں حضرت سید یحییٰ رضی اللہ عنہ بن حضرت سید زید رضی اللہ عنہ نے ۶۶۸ھ میں ملتان کا قصد فرمایا اور یہاں تشریف لائے اور آپکی اولاد ملتان سے کجرات تک پھیل گئی چنانچہ آپکے سلسلے کے اولیائے کرام کی بارگاہیں آج بھی کچھ میں موجود ہیں حضرت قطب راپنچر کے جد امجد حضرت سید شاہ جہانگیر حسینی رضی اللہ عنہ اپنی الہیہ محترمہ اور اپنے بھائی حضرت سید شاہ عجب شیر حسینی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنوبی ہندوستان کی سمت چلے اور گلبرگہ شریف کی سرزمین پر رونق افروز ہوئے۔

جد امجد کی کرامت کا ظہور

حضرت سید شاہ جہانگیر حسینی رضی اللہ عنہ جب گلبرگہ شریف تشریف لائے تو فیروز شاہ بھمنی نے آپکی قدر شناسی کرتے ہوئے آپکو اور آپکے بھائی کو اپنی فوج میں اعلیٰ عہدوں پر مقرر کیا آپ دونوں حضرات فوج میں برسر خدمات تھے کہ اس عجیب و غریب کرامت سے بھمنی حکومت دہلی اٹھی کہ ایک دن فیروز شاہ بھمنی اپنے فوجی دستہ سمیت شکار کیلئے نکلا ہوا تھا جس میں یہ دونوں بزرگ بھی شامل تھے جب بادشاہ شکار سے سیر ہوا تو واپسی کا حکم دیا بادشاہ کی سواری جاہ وحشم کے ساتھ جب محل پہنچی تو اسکی شہزادی بالا خانہ پر کھڑی شاہی جلوس کی آمد کا منظر دیکھ رہی تھی کیا دیکھتی ہے کہ بادشاہ کہ سر پر دو گھوڑے سوار ہوا میں اڑے چلے آ

رہے ہیں یہ دیکھ کر اسکے ہوش اڑ گئے جب بادشاہ قصر شاہی میں داخل ہوا تو شہزادہ
 دی نے حیرت سے چشم دید حالات بتاوائے۔ شہنشاہ پر یہ سکر سنا نا چھا گیا اور کہنے
 لگا کہ اس سے بے خبر ہوں کہ میری فوج میں ایسے باکمال اور خدا رسید بزرگ موجود
 رہیں۔ چنانچہ اس نے ان دونوں کی خفیہ تلاش کا حکم دیا جاسوس اس کام پر مامور
 ہو گئے کئی دن یہ جستجو جاری رہی لیکن ان بزرگوں کا پتہ نہ چل سکا اسی دوران
 ایک دن ایسا شدید طوفان آیا کہ بڑے بڑے تن آور درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا
 جاسوس اس کام میں لگے ہوئے تھے گوشت کرنے کے لئے وہ ایسے خیمے پر پہنچے کہ
 طوفان با دو باران کے باوجود اس خیمے میں چراغ جل رہا ہے اور دونوں بزرگ
 تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہیں۔ ان دونوں جاسوسوں نے نوٹ کر بادشاہ کو
 اسکی خبر کی اور غیب سے ان دونوں حضرات نے یہ مظلوم کر لیا کہ سلطان نے ہماری
 ولایت کو جان لیا ہے اور خدا سے ہمکو یہ حکم ہے کہ ولایت راز میں رکھی جائے لہذا
 اب ہمارے لئے بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں۔

بہمنی فوج سے روانگی

حضرت سید شاہ جہان شیر خسی اپنی الہیہ اور بھائی کے ہمراہ اسی طوفانی شب
 میں نگہبر کہ شریف سے نکل پڑے اور اٹائے راہ میں دریائے ہیمہ پر پہنچے تو دیکھا
 کہ دریا بالباب بہہ رہی ہے۔ آپ نے بسم اللہ کہہ اپنے قدم پانی میں رکھے اور

اس پانی پر دو مثالہ بچا دیا جو ان تینوں کیلئے کشتی کا کام کرنے لگا جسکے تینوں کناروں پر یہ تینوں حضرات سوار تھے کہ تھوڑی دیر بعد دو مثالہ خالی کونہ ہوا سے اڑنے لگا ہوا تیز ہونے لگی اور تینوں کے فکر کا باعث ہوئی تو حضرت سید شاہ جہاںشیر حسینی کی اہلیہ جو کہ حاملہ تھیں کے شکم مبارک سے آواز آنے لگی کہ اس پر جلال الدین ہے اس پر جلال الدین ہے اس آواز کے ساتھ وہ کونہ ختم کیا دو مثالہ کشتی کی طرح دریا پر چلنے لگا اور اس طرح آپ نے دریا کو عبور فرمایا۔ جب آپ دریا کے کنارے پہنچے تو ولادت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے لہذا وہیں دریا کے کنارے موضع روے واڑی میں قیام فرمایا۔

تاجدار ولایت کی ولادت

موضع روے واڑی میں قیام فرمانے کے تھوڑی دیر بعد ہی شکم مادر سے آواز آئی کہ اے مادر محترمہ اب سید جلال الدین کی دنیا میں آمد کا وقت ہو چکا ہے اسکے لئے تہہ بند کا انتظام کیجئے چنانچہ والدہ محترمہ نے سکے میں لپیٹ کر کپڑا لٹل لیا تھوڑی دیر بعد نو مولود تہہ بند ہائے تولد ہوئے۔

حضرت خواجہ بند نواز کا خوش ہونا

ادھر اس تاجدار ولایت کی ہو رہی ہے اُدھر گلبرگہ میں خواجہ دکن حضرت خواجہ بند نواز گیسو دراز رضی اللہ عنہ بہت دیر تک آسمان کی طرف دیکھتے رہے۔

حاضرین کے دریافت کرنے پر حضرت خواجہ نے فرمایا کہ مقامِ دوسے دائری میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اولاد میں ابھی ابھی ایک ایسے بچے کی ولادت ہوئی ہے جو صاحبِ ولایت بھی ہے اور صحیح النسب بھی آسمان میں اسکی خوشی منائی جا رہی ہے میں عالم بالا کے اس جشن کو دیکھ رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا۔

غیب سے گہوارے کا نمودار ہونا

آپ کے والدین اپنے اس نومولود کیلئے بظاہر فکر مند ہوئے کہ دورانِ سفر اس نومولود کو لیکر کہاں جائیں کیا کریں کہ آسمان سے ایک گہوارہ نمودار ہوا جو آپ کو لیکر وہاں سے اُڑ گیا۔ والدین پریشان ہوئے اور بچے کی تلاش میں پھرنے لگے اور تلاش کرتے کرتے دو تین سال بعد گوئی شریف پہنچے تو دیکھا کہ وہاں ایک نیم کے درخت کو گہوارہ لگا ہوا ہے۔

انگشت مبارک سے دودھ کا جاری ہونا

درخت کے گنے سائے میں جہاں گہوارہ لگا ہوا تھا اسپر چڑیاں چھائی رہتی تھیں جب آپ کو دودھ پینا ہوتا تو اپنی انگشت شہادت چوسنے لگتے جس سے دودھ جاری ہوتا اور آپ خوش فرمایا کرتے تھے۔

استدارجی قوت کا خاتمہ

جب آپ تقریباً بارہ سال کی عمر شریف کو پہنچے تو وہیں موجود ایک صاحب استدارج جوگی نے آپکی بارگاہ میں گستاخی کی تو آپ نے اپنی کرامت سے اسے عاجز کر دیا جس سے وہ وہاں سے فرار ہو گیا۔ اس طرح گوگی شریف میں حق کا علم بلند فرمایا جو اولیائے کرام کی کرامتوں کا عین مقصد ہے۔

حضرت خواجہ بندہ نواز کی بارگاہ میں حاضری

۱۸۲۰ء میں جب آپکی عمر شریف ۱۶ سال کی ہوئی، آپ نے اکتساب فیوض باطنی نیاز معنی کے حصول کے لئے حضرت خواجہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور جب خواجہ دکن کی مجلس میں پہنچے تو حضرت خواجہ نے اٹھکرا پکو خیر مقدی اعزاز سے نوازا اور حاضرین کے استفسار پر فرمایا کہ یہ ایک ولی کامل اور قطب ہیں جو اولیائے کرام میں چندا کی طرح روشن ہیں۔ حضرت خواجہ کے یہ فرمانے کے بعد سے آپ اپنے ام شریف سید شاہ جلال الدین حسنی کے بجائے سید شاہ چندا حسنی کے نام سے مشہور ہوئے۔

وصال

حضرت قطب راہنچور کے والد ماجد قطب لا قطاب حضرت سید شاہ چندا
حسینی قدس سرہ نے اپنی اولاد و خلفاء کی عظیم دولت دنیا کو ویکرا ارشعبان ۸۵۸ھ کو
وصال فرمایا

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپکو چار صاحب ولایت صاحبزادے عطا فرمائے۔

(۱) حضرت سید شاہ نور عالم حسینی گوگی شریف (۲) حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی
راہنچور (۳) حضرت سید شاہ عبدالرحیم حسینی بیدر (۴) حضرت سید شاہ منجھنی حسینی
بیدر۔ صاحبزادہ اکبر اپنے والد ماجد کے جانشین ہوئے اور اپنی ولایت کے فیوض
سے اس علاقہ کو منور فرمایا۔ آپ ہی سے حضرت قطب گوگی شریف کی اولاد و کن
اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے ۵ برس ۸۹۲ھ میں وصال فرمایا۔ والد ماجد
کے چھوٹے پر گوگی شریف میں مزار شریف ہے آخر الذکر دونوں صاحبزادگان
کے مزارات بیدر میں حضرت سید شاہ ظلیل اللہ بت شمس قدس سرہ کی درگاہ
”چھکڈی“ میں ہیں۔

قطب راپنچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راپنچور

ولادت مبارکہ

آپکی ولادت مبارکہ ۱۵ ربیع الثانی ۸۳۸ھ کو گوگی شریف میں ہوئی آپ کا اسم مبارک حضرت سید شاہ احمد حسینی ہے مگر والد ماجد کے دئے ہوئے لقب سید شاہ شمس عالم حسینی سے مشہور ہوئے والد ماجد نے سلسلہ رچیتہ اشرفیہ کی بیعت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔

کرامت کا ظہور

والد ماجد مرشد برحق کے زیر تربیت کم عمری میں آپ نے علوم ظاہری و باطنی میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ اپنی عمر شریف کے اٹھارویں سال میں پہنچے تو آپ سے اس کرامت کا ظہور ہوا کہ ایک دن والد ماجد و مرشد برحق نے آپ سے وضو کیلئے پانی طلب فرمایا اور آپ نے پانی حاضر کیا مگر درخت پر بیٹھے ایک کوئے نے اس پانی میں بیٹ کر دی جس پر حضرت قطب راپنچور نے نظر جلال سے اس کوئے کو دیکھا جسکے ساتھ ہی کوازمین پر گرا اور مر گیا۔ والد ماجد نے ارشاد فرمایا کہ اس قدر جلال؟ فوراً ہی حضرت قطب راپنچور نے نظر جمال سے اس کوئے کو دیکھا تو کوازندہ ہو کر اڑ گیا۔

گوگی شریف سے روانگی

اس کرامت کو ملاحظہ فرمانے کے بعد والد ماجد و مرشد برحق نے ارشاد فرمایا کہ اس کرامت کے ظہور سے یہ ثابت ہے کہ تم نے اپنی ولایت کے کامل مقام کو پایا ہے جو قطبیت کا درجہ ہے اور آپکے شمس عالم کے لقب سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنے مقام ولایت و قطبیت کیلئے رخصت ہو جاؤ۔ اور آپ کے مقام ولایت و قطبیت کو راز میں رکھتے ہوئے دو تاڑ پھل عنایت فرمائے اور کہا کہ اثنائے سفر جہاں کہیں شب میں قیام کرو ان تاڑ پھلوں کو زمین میں بوز اگر صبح میں ان میں کو چلیں نکلیں تو وہی تمہارا مقام ہوگا۔ ان تاڑ پھلوں کو لئے جن میں راز ولایت و قطبیت پوشیدہ تھا ۸۵۶ھ میں آپ گوگی شریف سے روانہ ہوئے اور دوران سفر ہزاروں افراد کو داخل اسلام کرتے رہے اور جہاں کہیں شب میں قیام فرماتے وہاں انکو زمین میں پوتے صبح میں ان میں کو چلیں نہیں نکلتیں تو وہاں سے نکل جاتے۔

معجزہ موسوی کی کرامت

اس طرح اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے جب آپ دریائے کرشا پر پہنچے تو ملاحظہ فرمایا کہ دریا اپنی پوری قوت کیساتھ لبالب بہہ رہا ہے آپ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور بسم اللہ کہہ کر جوں ہی اپنا قدم مبارک پانی میں رکھا دریا کا پانی نہ صرف

پھٹ گیا بلکہ اس میں خشک راستہ بن گیا جس سے آپ نے دریا کو عبور فرمایا۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا کے نل کو پھاڑ دیا تھا اس معجزے کی جگہ خدا نے آپ کی اس کرامت میں عطا فرمائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص اولیاء کے کرام کو انبیاء کرام کے معجزات سے منور کرامات عطا فرمائے۔

استدرجی طاقت کا خاتمہ

دریائے کرشنا کو عبور فرما کر جب آپ راہنچر والے کنارے پر پہنچے تو ملاحظہ فرمایا کہ استدرجی و شیطانی طاقت کا حامل ایک جوگی بیٹھا ہوا ہے جو پورے دوا بے پرتا بعض آپ نے اپنی کرامت سے اسے وہاں سے فرار ہونے پر مجبور کر دیا اس طرح راہنچر کرشنا کے ٹھکانے جو باطل خلعت کے قبضے میں تھا اس پورے علاقے کو نور ایمانی سے منور کر دیا۔ کرشنا کے راہنچر والے کنارے پر آپ کے رونق افروز ہونے سے قبل پورے علاقے پر استدرجی جوگی کا موجود اور قابض رہنا اس بات کی نشاندہی ہے کہ آپ کی راہنچر تشریف آوری سے پہلے اللہ کے کسی ولی کا یہاں آنا نہیں ہوا تھا بلکہ پہلے داعی اسلام کی حیثیت سے راہنچر میں جلوہ افروز ہوئے۔

رونق افروزی راہنچر

دریائے کرشنا کو عبور فرمانے اور جوگی کو بھگا دینے کے بعد آپ نے وہاں قیام فرمایا جہاں اس مقام پر ایک زیارت گاہ ہے جو موضع کوڈور میں واقع ہے

وہاں بھی آپ نے کچھ دیر قیام فرمایا پھر وہاں سے نکل کر اس مقام پر رونق افروز ہوئے جہاں اب آپ کی بارگاہ ہے اس جگہ قیام فرمایا جہاں خانقاہ خمسیہ واقع ہے اور والد و مرشد کدئے ہوئے تاڑ پھل زمین میں بوسے اور ان پر مغرب عشاء کا وضو فرمایا فجر سے پہلے ان میں کوٹلیں نکل آئیں اور دیکھتے وہ دونوں تن آور درخت بن گئے اس طرح راجپوت رانچا کا مقام ولایت و قطیبت بن گیا جسکی طرف والد و مرشد نے تاڑ پھلوں کی شکل میں نشاندہی ہی فرمائی تھی اور آپ نے اس طرح ۸۵۶ھ سے راجپوت میں قیام فرمایا۔ تاڑ کے وہ دونوں درخت ۱۳۰۰ھ کے اوائل تک موجود تھے جو حضرت سید شاہ مصطفیٰ حسینی سجادہ نشین ۱۲ کے عہد سجادگی میں گر گئے جن کا بقیہ حضرت سجادہ نشین کے پاس حیرکات میں موجود ہے

دانٹوں کی کرامت

آپ کو راجپوت رتھریف لائے ہوئے چند روز ہی گزرے تھے کہ بھٹی حکومت کے طرف سے مقررہ راجپوت کے حاکم کی بیوی کا گدڑ اس مقام سے ہوا جہاں آپ قیام فرماتے تھے اسکی نظر آپ کے چہرہ انور پر پڑی تو وہ آپ کے حسن و جمال پر حیرت زدہ رہ گئی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حسن یوسفی عطا فرمایا تھا۔ مگر آپ کے دو دندان مبارک لب ہائے مبارک سے جھمبہ باہر تھے۔ اس کو اس عورت نے میوہ سمجھا جس کی اسکو یہ سزا ملی کہ اسکی بھتیجی جڑ سے نکل گئی اس سزا پر وہ پریشان ہو کر اپنے

نکل کو واپس ہوئی اور شوہر سے سارا واقعہ بیان کیا جس پر شوہر نے کہا کہ تو نے اک ولی کامل اور قطب کی بارگاہ میں گستاخی کی ہے وہی تیری خطا معاف کریں تو تیری مشکل آسان ہو سکتی ہے شوہر کی اس ہدایت پر وہ عورت اپنے شوہر کو ساتھ لئے ہوئے بارگاہ قطب رانچو رہیں حاضر ہوئی اور حضور کی بارگاہ میں معافی طلب کرنے لگی آپ نے اسکی اس عداوت پر فرمایا کہ ہم نے تیری خطا معاف کر دی تو اپنے تمام دانت اپنے منہ میں ڈال لے۔ اس نے جیسے ہی منہ میں ڈال لئے تمام دانت اپنی اپنی جگہ پر جم گئے۔ اس کرامت کو دیکھ کر ان دونوں نے حضرت قطب رانچو کی بیعت حاصل کیا اور وہ دونوں حاکم رانچو رحمہ اللہ اور انکی اہلیہ فاطمہ روضہ مبارکہ میں حضور کے پائین میں مدفون ہیں۔

مردہ زندہ ہوا

ایک دن ایک لادہ عورت حضرت قطب رانچو کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ بے اولاد ہوں مجھے اللہ تعالیٰ سے ایک بچہ دلایئے آپ نے اسے بچہ ہونے کی بشارت دی۔ آپکی خوشخبری کے مطابق اس عورت کو بچہ ہی پیدا ہوا مگر یہ بچہ چند ماہ زندہ رہنے کے بعد مر گیا ماں پریشان ہوئی اور مردہ بچے کو لیے ہوئے آپکی خانقاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضور میرے اس بچہ کو میرے لیے زندہ کر دیجیئے۔ اسکی آہ و زاری پر رحم فرماتے ہوئے حضرت قطب

راپنچور نے اس مرد بچے سے فرمایا تم باذن اللہ آپکی زبان مبارک سے ان کلمات کا نکلنا ہی تھا وہ بچہ زندہ ہو گیا۔

جانشین کا تقرر

قلب راپنچور حضرت سرکارِ مہدیہ قدس سرہ نے اپنے وصال مبارک سے کچھ عرصہ قبل اپنے حقیقی بیٹے حضرت سید شاہ علی حسینی صاحبزادہ حضرت سید شاہ نور عالم حسینی قدس سرہ کو (جن کا مزار گوگی شریف میں جانی مبارک میں جنوبی دروازہ سے متصل ہے) خلافت سے سرفراز فرما کر اپنا ولی عہد و جانشین مقرر کیا۔ اور آج تک سجادہ نشینی آپ کے برادر زادوں میں مسلسل اور دراست کے ساتھ قائم ہے۔

اسلام کی اشاعت

حضرت قلب راپنچور قدس سرہ راپنچور میں رونق افروز ہوتے ہی اسلام کی اشاعت کا مرکز بن گیا۔ اور کفر و شرک و بد مذہبی کا اندھیرا دور ہو کر راپنچور اسلام کے جلوؤں سے منور ہوا۔

آپ کی کرامات کو دیکھ کر لوگ دور دراز سے آتے اور فیوض و برکات حاصل کرتے گئے یہی نہیں بلکہ اطراف و اکناف کے غیر مسلم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور ایمان و اسلام کی دولت لازوال سے مالا مال ہوتے گئے۔ آپ اس علاقے میں ایک دائمی اسلام کی حیثیت سے تشریف لائے۔ راپنچور میں آپ

نے پورے ۳۶ سال اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں اسلام کی منور کریمیں دور دور تک پہنچائیں اور اسلام کی اشاعت کا فریضہ انجام دیا۔ جس کو آپ کے ہر سجادہ نشین نے جاری رکھا۔

وصال مبارک

قلمبراء پور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ بے شمار بندگان خدا کو فیوض و برکات سے نوازا کر ۱۵ مفر ۸۹۲ھ میں محمود شاہ ثانی بکھنی کے دور حکومت میں وصال فرمایا۔ ولعبد و جانشین اور آپ کے حقیقی بیٹے حضرت سید شاہ علی حسینی قدس سرہ آپ کے پہلے سجادہ نشین ہوئے جو بلا شرکت غیرے درگاہ شریف کے نگران مقرر ہوئے۔

عرس شریف

ہر سال ۱۴ مفر سے ۱۶ مفر تک انتہائی دھوم دھام سے آپ کا عرس منایا جاتا ہے دکن کے مشہور و معروف اور بڑے عرسوں میں سے ایک عرس یہ بھی ہے جو تقریباً تین مہینے جاری رہتا ہے۔ چدرہ ویں مفر کی شب میں حضرت سجادہ نشین قبلہ مندل مالی کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ سقوط حیدر آباد سے قبل عرس شریف کا بے مثال اہتمام ہوتا تھا۔ نظام الملک آصفیاء سادس نے اپنے ایک فرمان کے ذریعہ تھلدار تحصیلدار اور دیگر اعلیٰ حکام کو یہ فیس قیس مندل مالی میں شرکت

لازماً کر دی تھی۔ صندل مالی کے عین وقت ۲۱ رتو پوں کی سلائی دی جاتی تھی جس کے پورے شہر کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اب صندل مالی انجام پارہی ہے۔ صندل کے جلوس میں اونٹوں، گھوڑوں کا دستہ اور پولیس کی جمیٹ شامل ہوتی تھی اور چراغاں کے دن ایک دن سرکاری تعطیل عام ہوا کرتی تھی۔ اس دور میں بھی شایان شان عرس کی تقاریب منعقد ہوتی ہیں جو تقریباً تین ہفتے جاری رہتی ہیں۔

تازہ کرامات

اخبار ”اقدام“ حیدرآباد ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ کی اشاعت میں قطب راہنور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ کی ایک تازہ کرامت ان الفاظ میں شائع کیا ہے۔

”گزشتہ ہفتہ یہاں روحانیت کے ایک تازہ سلسلے خیر مظاہرے نے راہنور کے عوام کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک نوجوان نے تقریباً (۳) بجے درگاہ حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی میں گھس کر نذرانے کے ڈبے کی چوڑی کرنی چاہی اور صندوقچے لینے جوں ہی آگے بڑھا ایک زوردار ٹھوکر لگی اور وہ زمین پر گر پڑا۔ اور غیبی مارے وہ چیخنے چلانے لگا۔ اس کی آواز سن کر قریب ہی پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہاکی کھیلنے والے سپاہی دوڑتے ہوئے درگاہ میں پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ڈبہ اس نوجوان کے ہاتھوں سمیت اس کے ہونٹوں سے چٹ گیا

ہے اور ہاؤ جود کوشش کے چھوٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اس کرامت نے لوگوں کو دنگ کر دیا اور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے اس جلال سے لوگ گہرا نئے ہوئے ہیں۔ اس سزا کے بعد کے کہیں وہ ڈبہ منہ سے الگ ہوا لیکن وہ لو جو ان بتایا جاتا ہے کہ پاگل ہو گیا ہے۔“

نومولود بچوں کے دانتوں کا آسانی سے نکلنا

نومولود بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے کیلئے عورتیں اپنا معروضہ اور منت حضرت قطب راہچوڑ کی بارگاہ میں پیش کرتی ہیں۔ اور حضور کی کرامت سے بچوں کے دانت بلا کسی تکلیف کے آسانی سے نکل آتے ہیں۔ جس پر حضور والا کے آستانے پر انار کی فاتحہ پیش کی جاتی ہے۔ دانتوں کی یہ کرامت حاکم راہچوڑ کی بیوی کے دانت دوبارہ جمادینے کی کرامت کے بعد سے آج تک جاری ہے۔

امراض سے شفا یابی اور مشکلات سے نجات

مختلف امراض کے شکار لوگ جب مختلف ڈاکٹروں اور اطباء کے علاج سے بھی لا علاج رہ جاتے ہیں اور مختلف مسائل اور مشکلات کے شکار افراد انہیں آپ کی بارگاہ میں مسلسل ۱۱ جمعرات حاضری کی ہدایت دی جاتی ہے۔ ۱۱ جمعرات مکمل بھی نہیں ہوتے کہ وہ شفا اور مشکلات سے نجات حاصل کرتے ہیں اور زندگی بھر جمعرات کے عادی ہو جاتے ہیں۔

سجادہ گانِ کرام آستانہ عالیہ شمسیدہ راجپور

سلسلہ نمبر	اہم گرامی	سن وصال	دفن
(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
(۱)	حضرت سید شاہ علی حسینی	۱۰۹۳۸ھ	کوکی شریف
(۲)	حضرت سید شاہ عزیز اللہ حسینی	۱۰۹۷۵ھ	کوکی شریف
(۳)	حضرت سید شاہ خضر حسینی	۱۱۰۰۵ھ	کوکی شریف
(۴)	حضرت سید شاہ محمد حسینی	۱۱۰۵۵ھ	کوکی شریف
(۵)	حضرت شاہ صوفی حسینی	۱۱۱۰۵ھ	کوکی شریف
(۶)	حضرت سید شاہ ظلیل اللہ حسینی	۱۱۱۲۰ھ	کوکی شریف
(۷)	حضرت سید شاہ مصطفیٰ حسینی	۱۱۱۵۸ھ	کوکی شریف
(۸)	حضرت سید شاہ فقیر صاحب حسینی	۱۱۱۹۳ھ	کوکی شریف
(۹)	حضرت سید شاہ حسین الحسنی	۱۱۲۲۰ھ	کوکی شریف
(۱۰)	حضرت سید شاہ مرتضیٰ حسینی	۱۱۲۷۵ھ	کوکی شریف

(۱۱)	حضرت سید شاہ احمد حسینی فقیر صاحب جہاں	۱۳۰۳ھ	کوکی شریف
(۱۲)	حضرت سید شاہ مصطفیٰ حسینی	۱۳۰۵ھ	اچھ گدوال
(۱۳)	حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی	۱۳۱۶ھ	کوکی شریف
(۱۴)	حضرت سید شاہ احمد حسینی	۱۳۵۲ھ	کوکی شریف
(۱۵)	حضرت سید شاہ چنار حسینی سونی اشرفی	۱۳۰۲ھ	راچنور
(۱۶)	حضرت الحاج سید شاہ محمد حسینی صاحب اشرفی	دستبردار ۱۳۲۹ھ	-
(۱۷)	حضرت سید شاہ اشرف رضا حسینی الاشرفی	موجودہ سجاولہ نشین و متولی	-

اس کتاب کے ماخذ

(۱) شجرۃ الانساب

(۲) روضۃ الاقطاب

(۳) روضۃ الاولیاء

(۴) واقعات مملکت بیجاپور

(۵) تذکرہ اولیائے راجپور

(۶) نظم کرامت

(۷) تجلیاتِ جلالیہ

تعمیرات درگاہ شریف

قلمب راجپور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راجپور کے دہ سال فرمانے پر راجپور کے اسی وقت کے حاکم اور اسکی زوجہ (جسکے دانت حضور کی کرامت سے گرے اور پھر بڑے گئے تھے) نے مزار شریف کے اطراف کھلی چار دیواری تعمیر کروایا اسکے علاوہ انہوں نے خوبصورت مسجد مسجد کے شمال میں باؤلی اور مسجد کے جنوب میں سرائے تعمیر کروایا۔

حضرت قلمب راجپور کا مزار شریف راجپور کی آبادی سے دور واقع ہونے کی وجہ سے ایک عرصے تک وہاں مزید تعمیرات کی ضرورت نہیں پڑی مگر ۱۳۰۰ھ

کے اوائل میں ہر زمانہ سجادگی سجادہ نشین ۱۳ حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی رحمۃ اللہ علیہ لب مزک باب الداخلہ اور درگاہ شریف کے سامنے مذہبی مجالس منعقد کرنے کیلئے درگاہ شریف کی اراضی میں سامنے عالم سرا کے نام سے ایک عمارت بنوائی۔ چونکہ حضرت قطب راہنچور کے پہلے سجادہ نشین آپ کے برادر زادہ حضرت سید شاہ علی حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر چودھویں سجادہ نشین حضرت سید شاہ احمد حسینی صاحب تک تمام سجادگان گوگی شریف میں ہی مقیم رہا کرتے تھے اور سجادہ نشین ۱۵ حضرت مولانا ابو محمد سید شاہ چندا حسینی موسوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۱ سال کی عمر میں سجادگی پر فائز ہونے کے بعد راہنچور میں مستقل قیام کو ترجیح دی آپ کا دور سجادگی درگاہ شریف کی خدمت اور ترقی اور سلسلہ اشرفیہ کے فروغ کیلئے ایک درمیں دور تھا آپ نے سجادگی پر فائز ہوتے ہی سب سے پہلے درگاہ شریف کی تعمیرات کی طرف اولین توجہ فرمائی اور سب سے پہلے مزار حضرت قطب راہنچور پر گنبد کی تعمیر کا کام شروع کیا اور اسی چوکنڈی پر پانسو سال سے تھی پتھر کی خوبصورت، مضبوط وسیع و عریض گنبد تعمیر فرمائی جس کا تعمیری سلسلہ ۱۳۶۳ھ سے ۱۳۸۱ھ تک جاری رہا اس تعمیر میں حضرت سجادہ نشین کے جان نثار معتقدین مریدین و ابستگان سلسلہ نے بڑھ چڑھ کر تعاون عمل کیا جسکی ممالیت آج کے دور میں تقریباً ایک کروڑ ہو سکتی ہے۔ حضرت سجادہ نشین ۱۵ کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک خاندانوں کے تمام افراد کے لئے فخریہ کارنامہ ہے جو حضرت قطب راہنچور کی بار

گاہ میں خراج عقیدت ہے۔

گنبد اور چوکھڑی مبارک کے مشرقی میں اشوک سندھ نے ۱۳۸۵ھ میں خوبصورت دروازہ تعمیر کرایا اور لٹا پرشاہ کے تعمیر کردہ باب الداخلہ کی کمان پر فافا روق الور کھینی راہنچور نے میناروں سے تزئین کی۔ حاکم وقت کے تعمیر کردہ سرا کو حضرت سجادہ نشین ۱۵ نے لنگر خانے میں تبدیل کیا اور ۱۴۰۲ھ میں اپنے وصال تک درگاہ شریف کے احاطے کی دیواروں محکم میں فرشی وغیرہ کام جاری رکھا۔

مگر آپ نے مسجد کی تعمیر کیلئے جو نقشہ موزوں فرمایا تھا اسی نقشے پر سید اشرف رضا حسینی متولی و سجادہ نشین نے ۱۳۰۳ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ کو تعمیر کا آغاز کیا اور ۲۴ محرم ۱۳۲۹ھ کو قدیم مسجد کو باقی رکھتے ہوئے خوبصورت وسیع و کشادہ مسجد کی تعمیر مکمل کی اور ساتھ میں مسجد کے سامنے دو دروازوں کا بھی دعوت گزار دیا۔

درگاہ شریف کی جائداد کی تفصیل

سلسلہ نمبر بلدیہ نمبر جائیداد حدود و تاراجہ

۱۔ ۱۲۔۷۔۳۹ درگاہ شریف (مع محکم، باب الداعیہ و ملکیات)
 شمال : پداراشی صاحب سجادہ
 جنوب : قبرستان
 مشرق : حیدر آباد روڈ
 مغرب : مسجد باولی، لنگر خانہ

۲۔ ۱۲۔۷۔۳۷ مسجد (تحت درگاہ شریف)
 شمال : درگاہ شریف
 جنوب : محکم درگاہ شریف
 مشرق : محکم درگاہ شریف
 مغرب : لنگر خانہ

۳۔ ۱۲۔۷۔۳۸ لنگر خانہ (تحت درگاہ شریف)
 شمال : محکم درگاہ شریف
 جنوب : احاطہ وزارت خاندان
 سجادہ نشین
 مشرق : مسجد
 مغرب : پداراشی صاحب سجادہ

۴۔ ۱۳۹۷-۷۷-۱۳ قبرستان (تحت درگاہ شریف)

شمال : محسن درگاہ شریف

جنوب : قائمراستین

شرق : حیدرآباد روڈ

مغرب : پشاور اراضی صاحب سجادہ

۵۔ ۱۳۹۷-۷۷-۱۳ قبرستان (تحت درگاہ شریف)

شمال : عالم سرا اور اس کی کھلی اراضی

جنوب : دیگر اراضی

شرق : رعیت بھون گنج

مغرب : حیدرآباد روڈ

۶۔ ۱۳۹۷-۷۷-۱۳ عالم سرا اور اس کی کھلی اراضی (تحت درگاہ شریف)

شمال : چند بڑے روڈ

جنوب : قبرستان

شرق : رعیت بھون گنج

مغرب : حیدرآباد روڈ

مندرجہ بالا تمام جائیداد حضرت سجادہ نشین کے نامہ انعام مشروط الخدمت محاش میں واقع ہے جو صاحب منتخب سجادہ نشین ۱۱ حضرت سید شاہ احمد حسینی ولد حضرت سید شاہ مرتضیٰ حسینی کے نام بصورت ۱۸/۱۱ بیکر منکور ہوئی۔ مذکورہ تمام جائیداد کو حکومت کرناٹک نے درگاہ شریف کی جائیداد کے تحت ذریعہ تولیت حضرت سجادہ نشین نوٹیفائیڈ کیا۔

سجادہ نشینی و تولیت

قطب راچنور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ نے اپنے برادرزادہ حضرت سید شاہ علی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا ولیہد و جائیداد سجادہ نشین مقرر کیا آپ کے دس سال کے بعد اس طرح آپ کے برادرزادوں میں آپ کی سجادگی کا سلسلہ جاری ہوا۔ سجادہ نشین ۵ حضرت سید شاہ صوفی حسینی کی سجادہ نشینی و تولیت کی توثیق و تصدیق میں عادل شاہی حکومت نے ۱۰۸۰ھ میں ”فرمان“ جاری کیا سجادہ نشین ۱۱ حضرت سید شاہ احمد حسینی عرف فقیر صاحب جیراں کے نام حکومت نظام نے سجادہ نشینی و تولیت کا ”منتخب“ جاری کیا۔ سجادہ نشین ۱۳ حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی کے نام حکومت نظام کا ”وراقت نامہ“ جاری ہوا۔ سجادہ نشین ۱۵ حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی کے نام سے حکومت نظام نے سجادہ نشینی کا ”وراقت نامہ“ اور حکومت کرناٹک نے تولیت کا ”گزنٹ نوٹیفکیشن“ جاری کیا

جنگے و سال پر سجادہ نشین ۱۶ حضرت مولانا سید شاہ محمد حسینی اشرفی کے نام ٹھکہ وقف نے "تولیت نامہ" جاری کیا جنگی دستبرداری کے بعد اسی سال سجادہ نشین ۷ اسید شاہ اشرف رضا حسینی اشرفی کے نام ٹھکہ وقف حکومت کرنا ٹک نے وقف ایکٹ ۱۹۹۵ء کے دفعہ (۱) ۳۲ کے تحت تولیت و سجادہ نشینی کو "ٹو ٹیٹا نڈ" کیا۔

بارگاہ حضرت قطب راہنمور کی یہ خصوصیت رہی کہ اس بارگاہ کے ہر سجادہ نشین اس علاقے کی مشہور و معروف اور جید شخصیت رہے اور اس بارگاہ کی سجادہ نشینی و تولیت حضرت قطب راہنمور کے وصال سے آج تک کسی بھی تنازعہ یا شراکت سے پاک رہی۔

ذرائع آمدنی اور انتظامات

خوٹک کی رقم، کرایہ دکانات، حرم نیاز، عرس کے عارضی دکانات، کرایہ اور علیہ جات، درگاہ شریف کے ذرائع آمدنی ہیں۔ آمدنی اور اخراجات کا باضابطہ حسابات رسامند اور رجسٹرات کے ساتھ رکھے جاتے ہیں اور ٹھکہ وقف میں پابندی کے ساتھ سالانہ وقف کنٹری بیوٹن بھی جمع کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی ٹھکہ کے قوانین کے مطابق آمدنی اور اخراجات کا آڈٹ بھی کیا جاتا ہے۔ درگاہ شریف کی ہمہ وقت صفائی اور فاتحہ خوانی کے لئے مجاورین اور مسجد کیلئے امام و فراش کے علاوہ واپج مین و سکیورٹی، حضرت سجادہ نشین کی طرف سے مقرر ہیں، حکومتی تنخواہیں دی

ہائی ہیں۔ دائرین کی مختلف سہولیات کیلئے ترقیاتی و تعمیراتی کام جاری رہتے ہیں اور
 درگاہ شریف کے تحت شادی محل کی تعمیر اور عربی مدرسے کے قیام کی بھی تجویز
 ہے۔ اس علاقے میں حسن انتظام و نظم و ضبط میں یہ درگاہ شریف چند درگاہوں میں
 سے ایک ہے اور درگاہ شریف کی آمدنی سے حضرت سجادہ نشین متولی کئی فلاحی ورفا
 ہی کام بھی انجام دیتے ہیں۔

مناجات بہ وسیلہ شجرہ خلافت چشتیہ اشرفیہ

یا الہی رحم مصطفیٰ کے واسطے

یا رسول اللہ کرم کجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر دے مشکل کشا کے واسطے

حضرت سولہ علی مرتضیٰ کے واسطے

بیردی خواجہ حسن بھری کی کر مجھ عطا

یا الہی عہد واحد مقتدا کے واسطے

یا الہی فضل فرما صدق خواجہ فضیل

بخش ابراہیم اوہم بادشا کے واسطے

دو جہاں میں از ظلیل بو حذیفہ مرعشی

سرخرو کر بو ہمیرہ پا رسا کے واسطے

دین و دنیا میں الہی شاد اور آ باد رکھ

حضرت محمد و سلطان ہدی کے واسطے

میرے سوتی ذکر حیر اور دلرب ہوج و شام

شہ ابو اخیل شای مقتدا کے واسطے

بحرِ بو احمد جنابِ بو محمد کے طفیل

عقلمند بے بو یوسف یوسف نما کے واسطے

قلب دیں مودود چشتی کا تصدیق کر عطا

حضرت حاجی شریف حق نما کے واسطے

یا خدا دارین کے برکات سے مجھ کو نواز

خواجہ عثمان فخر اللہ اولیاء کے واسطے

مرشدان چشت کی بچی غلامی کر نصیب

خواجہ ابجیر شاہ اولیاء کے واسطے

بخت خوابیدہ کو کر بیدار کر دے بختیار

بختیار کا کی قلب اللہ اولیاء کے واسطے

لذت و ذوقِ عبادت کر عطا گنج شکر

شہ فرید الدین بھڑ حق نما کے واسطے

اتباعِ سنت خیر الوارثی کر دے عطا

شہ نظام الدین محبوب خدا کے واسطے

رکھ سواہِ اعظم اسلام میں قائم ہمیں

شہ سراج الدین علاء باصفا کے واسطے

دو جہاں کی نعمتوں سے ہم کو کر دے فیضیاب

اشرف سمنان غوثِ انقیاء کے واسطے

وے سعادت عشقِ حق کی اور عرفانِ شرع

سعدِ زنجانی و عارفِ پیشوا کے واسطے

اجماعِ مصطفیٰ کی چاندنی دے قلب میں

حضرت چچا حسینی حق نما کے واسطے

دونوں عالم میں فیوضِ خاص ہم کو کر نصیب

خس عالمِ قلب واصلِ با خدا کے واسطے

اہل ایمان کو خدا یا شاہ اور آباد رکھ

حضرت سید علیؑ عتقاد کے واسطے

عزتِ اسلام کی نعت سے کر دے بہرہ ور

شہ عزیز اللہ حسینی پیشوا کے واسطے

فضلِ قربا شہِ خضر اور شہِ محمد کے طفیل

حضرت صوفی حسینی با صفا کے واسطے

شہِ غلیل اللہ و شاہِ مصطفیٰ کا فیض ہو

شہ فقیر فقر شاہِ انقیاء کے واسطے

شہ حسینی باخدا و مرتضیٰ کا ہو کرم

حضرت احمد حسینی مصطفیٰ کے واسطے

جذبہ ایمان کامل سے ہمیں سرشار کر

مُس عالم، عالم دین خدا کے واسطے

قلب راہنوردگی چچی غلامی کر نصیب

مرشدی چھا حسینی مقتدا کے واسطے

قلب اشرف پر خدا یا برکتوں کا ہو نزول

فضل فرما مرشدانِ سلسلہ کے واسطے

از: سید اشرف رضا حسینی اشرفی

نذرانہ سلام

اے خمسِ چرخِ ملتِ بیضا سلام لو
شیخِ ہدی و واسطی مولا سلام لو

مقبولِ بارگاہِ خدا شیخِ راجپور
نورِ نگاہِ شاہِ مدینہ سلام لو

پاتے شفا ہیں ظاہری اور باطنی مریض
دارالشفاء ہے درِ گنجِ والا سلام لو

لاکھوں کو اپنے در سے نواز اے آپ نے
سجینے عطا ہمیں بھی خدارا سلام لو

بے کسی نواز و حایِ رنجور و خستہ دل
بے یار بے مدد کا سہارا سلام لو

فیض و نوال اور خوارق کا آپ کے
جن و بشر ملک میں ہے چہ چا سلام لو

بہر سلام حضرت والا بہ صدق دل
حاضر ہوں آستانہ پہ میرا سلام لو

سوئی پہ ہو نگاہ کرم آپ کی شہا
وہ آپ کا ہے والا و شیدا سلام لو

”الا: حضرت سید شاہ چچا حسینی سوئی شرفی رحمۃ اللہ سجادہ نشین (۱۵)

سلام

شمسِ عالم کے کرم لطف و عنایت کو سلام
قطبِ راجپور کی شانِ ولایت کو سلام

بہرِ کامل کی جلالت اور عظمت کو سلام
راجپور میں پنپتی چھتا کی کرامت کو سلام

نامِ نابی سے اعمیاں ہیں آپ کا نور و جمال
حسنِ یوسف سے منور اُن کی خلعت کو سلام

جن کو اٹھارہ برس میں رب نے بخشی قطبیت
والد و مرشد سے حاصل اُس ولایت کو سلام

دعا پر نعرِ جلال و فضل نعرِ جلال
زیست لیتے اور دیتی اُس کرامت کو سلام

قوتِ باطل کرشنا پر کافی انار ہوئی
 نیل جیسی خشک راہِ استقامت کو سلام

کوٹلیں نکلیں وضو کی برکتوں سے مچ تک
 تار پھل میں پوشیدہ رازِ دلالت کو سلام

گر مجھے اسکی مزا میں زہرِ حاکم کے دانت
 اُن کی عظمت اور روحانی حکومت کو سلام

پھر زہنِ دہقان نکستہ کو معافی مل گئی
 اُن کے فیضانِ کرم جو در سخاوت کو سلام

مردہ بچے کو کیا وعدہ خدا کے حکم سے
 قم باذنِ اللہ کے قلبی اشارت کو سلام

اپنا وارث کر دیا سید علی کو جانشین
میں عالم کے پیچھے کی سیادت کو سلام

آستانہ میں عالم گنبد اور دلوں اور دور
کرتے ہیں جن و ملائکہ اُن کی تربیت کو سلام

فیض اجیر و کچھوچھا گو کی سے سرشار ہے
بارگاہِ قطبیت کی ایسی نسبت کو سلام

اشرفی جلوہاں سے عالم کو منور کر دیا
اُن کے سجادہ نشینوں کی جلالت کو سلام

سب عقیدت مند جن پر عرض کرتے ہیں سلام
بھیجتا ہے اُن پر اشرف اُن کی عزت کو سلام

دُعا

ہے مقصد حیات خدا کی رضا ہے
 ہے دعا مرا در خیر الوریٰ ہے
 دربار مرتضیٰ کی زیارت نصیب ہو
 پھر درگاہ امام شہدہ کرے ہے
 روحانی حکمران غریب انوار ہے
 اجیر پہنچوں اور در خواجہ شہا ہے
 میں اشرفی ہوں ہے فیضانِ سلسلہ
 پہنچوں کچھوچھا اور در اشرف پیا ہے
 اس درد کے بعد حاضری کوگی ہو نصیب
 چننا حسینی کا در حاجت روا ہے
 چشمہ روشنی سے منور جہان ہوں
 دربار شمس عالم نور خدا ہے
 ہر در کا فیض دھوڑے سواں کو جب کبھی
 ہر آستانِ فیض پہ اشرف رضا ہے

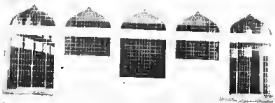
۴۹
قطعہ

منور ہے جہانِ شمس عالم
مقدس ہے بیانِ شمس عالم
یہ راپنچور جن کی قطیبت ہے
بہت اعلیٰ ہے شانِ شمس عالم

۸۹۲ھ



مسجد درگاه شریف



مسجد درگاه شریف